

## 22339-سود کو حلال قرار دینا

### سوال

سود کو حلال قرار دینے کا حکم کیا ہے؟

### پسندیدہ جواب

کتاب و سنت اور اجماعی قطعی کے ساتھ سود حرام ہے، لہذا جس نے بھی اسے حلال قرار دیا وہ کافر ہے۔

کیونکہ قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ: جس نے بھی ایسی چیز کا انکار کیا جس پر علماء کرام نے واضح اجماع کیا ہو وہ شخص کافر ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

بلاشبہ ظاہر اور متواتر واجبات کے وجوہ، اور ظاہر اور متواتر حرام کردہ اشیاء کی حرمت پر ایمان رکھنا ایمان کے اصول اور قواعد دین میں سب سے عظیم اصل ہے، اور اس کا منکر متفقہ طور پر کافر ہے۔ ام

ویکھیں : مجموع الفتاویٰ (12/497)۔

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

جس نے بھی کسی ایسی چیز کی حلت کا اختیار کر لکھا جس کی حرمت پر اجماع ہو چکا ہو اور اس کے بارہ میں وارد شدہ نصوص کے ساتھ شبہ زائل ہو چکا ہو جیسا کہ خنزیر کا گوشت اور زنا، اور اس طرح کی دوسری اشیاء جس میں کوئی اختلاف نہیں اس نے کفر کیا۔ ام

ویکھیں : المغنى لابن قدامة المقدسي (12/276)۔

اور امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

آج جبکہ دین اسلام پھیل چکا ہے اور مسلمانوں میں وجوہ زکاۃ کا علم عام ہے حتیٰ کہ اسے ہر خاص و عام بانتا ہے، اور اس میں عالم اور جاہل شریک ہے، تو اس کے انکار میں کسی تاویل کرنے والے کی تاویل کے ساتھ معذور نہیں جانا جائے گا، اور اسی طرح امور دین جب کہ وہ عام اور پھیل چکے ہوں مثلاً نماز پنجگانہ اور رمضان المبارک کے روزے، اور غسل جاہت، اور زنا اور شراب اور حرم عورتوں سے نکاح کی حرمت، جن پر امت کا اجماع ہو چکا ہو تو ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرے اس کا بھی یہی حکم ہے۔

لیکن اگر کوئی شخص نیا نیا اسلام قبول کرنے والا ہو اور اسے اسلامی حدود کا علم نہ ہو تو اگر ایسا شخص جہالت کی بناء پر ان میں سے کسی چیز کا انکار کرے تو وہ کافر نہیں ہو گا....

اور جس چیز پر خاص لوگوں کے علم کے ذریعہ معلوم اجماع ہو چکا ہو مثلاً یوں اور اس کی خالہ کو ایک نکاح میں جمع کرنا، اور قتل عمد کرنے والا قاتل وارث نہیں، اور وادی مانی کو چھٹا حصہ ملے گا، اور اس کے مشابہ دوسرے احکام، جو کوئی بھی ان کا انکار کرے وہ کافر نہیں بلکہ اس کا علم عام لوگوں میں نہ ہونے کی بناء پر اسے معذور جانا جائے گا۔ ام

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

(سود کا حکم : بلاشبہ کتاب و سنت اور مسلمانوں کے اجماع کے مطابق سود حرام ہے۔

اور اس کا مرتبہ اور درجہ : یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿أَوْ جُوْ كُنَى (اَسْ كَيْ طَرَف) دُوْ بَارَهْ لَبْلَهْ بَهْنِيْ جَهْنَمْ بَيْنِيْ، اَسْ مِيْنِ هَمِيشَهْ بَهْنِشَهْ رَبِّيْنِ گَيْ.﴾

اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا :

﴿إِنَّ أَكْرَوْهُ اِيْسَانِيْنِ كَرْتَهُ تَوْهِرَ اللَّهِ تَعَالَى اَوْ رَأْسَ اَكْرَبَهُ اَرْسَلَهُ اَسْ كَيْ طَرَفَ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَيْ جَانِبَ سَهْ اَمْلَانِ جَنَّجَهُ بَيْنِيْ.﴾

اور اس لیے بھی کہ : رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے اور کھلانے اور اس کے دونوں گواہوں اور اسے لکھنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

لہذا یہ سب سے عظیم کبیرہ گناہ ہے۔

اور اس کی حرمت پر سب کا اتفاق ہے، اور اسی لیے ان لوگوں میں سے جو مسلمان معاشرے اور ماحول میں بنتے والے ہیں جس نے بھی اس کا انکار کیا وہ مرتد ہے، کیونکہ یہ ظاہر اور بالاتفاق حرام کرده اشیاء میں سے ہے۔

لیکن جب ہم یہ کہیں کہ : کیا اس کا معنی یہ ہے کہ علماء کرام اس کی ہر صورت پر متفق ہیں ؟

تو اس کا جواب ہے کہ :

نہیں بلکہ بعض صورتوں میں اختلاف واقع ہوا ہے، اور اسی طرح ہے جو ہم زکاۃ میں کہتے ہیں کہ : یہ بالاجماع واجب ہے، حالانکہ سب صورتوں میں اجماع نہیں، لہذا کام کرنے والے اونٹ اور گائے (جو کھیتی باڑی اور پانی لگانے میں استعمال ہوتے ہیں) میں اختلاف کیا ہے، اور زیور میں بھی اختلاف ہے، اور اس طرح کی دوسری اشیاء میں، لیکن جمکنی طور پر علماء کرام سود کی حرمت پر متفق ہیں بلکہ یہ کبیرہ گناہوں میں سے ایک کبیرہ گناہ ہے) اسے ایک کبیرہ گناہ ہے۔

ویکھیں : الشرح المتع علی زادۃ المستقن (38/8).

تو اس بنا پر یہ کہا جائے گا کہ :

جس نے بھی سود کی حرمت کا انکار کیا وہ کافر ہے، کیونکہ اس کی حرمت ایسے امور میں سے ہے جس پر نصوص دلالت کرتی ہیں، اور علماء کرام اس کی حرمت پر واضح اجماع کر چکے ہیں اور مسلمانوں پر اجماع عام ہے۔

لیکن جب کوئی شخص سود کی صورتوں میں سے کسی ایک صورت کی حرمت کا انکار کرے جس صورت کی حرمت میں علماء کرام کے مابین اختلاف ہے، یا پھر اس کی صورت میں ظاہری اجماع نہیں، تو پھر وہ کافر نہیں ہو گا، بلکہ اس کی حالت کو دیکھا جائے کا ہو سکتا ہے وہ مجتہد ہو اور اپنے اجتہاد پر اسے اجر ملے، اور ہو سکتا ہے وہ معذور ہو، اور بعض اوقات وہ فاسد ہو سکتا ہے جبکہ وہ اپنی خواہش کی پیروی کرتے ہوئے اسے حلال سمجھے۔

اللہ اعلم، اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے۔

واللہ اعلم۔